خطبۂ صدارت

انیسواں اجلاس آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

بمقام مدراس (چنئی)

بتاریخ ۱۹-۲۰-۲۱/ ذی الحجہ ۱۴۲۷ھ
مطابق ۱۰-۱۱-۱۲/ جنوری ۲۰۰۷ء

از: حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

دفتر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ، دہلی

www.abulhasanalinadwi.org

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبۂ صدارت

انیسواں اجلاس آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

بمقام مدراس (چنئی)

بتاریخ ۱۹-۲۰-۲۱/ ذی الحجہ ۱۴۲۷ھ مطابق ۱۰-۱۱-۱۲/ جنوری ۲۰۰۷ء بروز بدھ تا جمعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ، و الصلاۃ و السلام علی سید المرسلین و خاتم النبیین سیدنا محمد ، و علیٰ آلہ و صحبہ أجمعین ، و بعد :

حضرات! بورڈ کا یہ سہ سالہ عمومی اجلاس مختلف اسباب کی بنا پر تاخیر سے منعقد ہو رہا ہے، اس کے انعقاد کی تاریخیں آج سے کئی ماہ قبل کے لئے طے کی گئی تھیں، لیکن بعض عوارض کی بنا پر اس کو مؤخر کیا گیا، اور اس کے انعقاد کے لئے موجودہ تاریخیں طے کی گئیں، جن میں الحمد للہ اس کا انعقاد ہو رہا ہے۔ اس اجلاس کی میزبانی جنوبی ہندوستان کے شہر چنئی (مدراس) کے مسلمانوں نے لی، اور اس طرح وہ شریعت اسلامی کے تحفظ وتقویت کے لئے کام کرنے والے اس اہم ادارہ کی تقویت کا ایک اہم ذریعہ بن رہے ہیں۔ ان کی اس سلسلہ میں مجلس استقبالیہ اس خطہ کے اہم افراد پر مشتمل ہے، جن میں اس کے صدر محترم جناب ملک ہاشم صاحب، نائب صدر ٹی. رفیق صاحب اور سکریٹری جناب مولانا قاری محمد قاسم صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں، اور صوبۂ کرناٹک کے امیر شریعت ودار العلوم سبیل الرشاد بنگلور کے مہتمم جناب مولانا محمد اشرف علی صاحب باقوی کی توجہ وفکرمندی بھی ان حضرات کو حاصل ہے، اور مجلس استقبالیہ کے دیگر ارکان ومعاونین کا تعاون بھی تقویت کا باعث ہے، ہم ان سب حضرات کے شکر گذار ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہتر جزا کی امید کرتے ہیں۔

فعال رکن حاجی محمد اشرف صاحب اور

حضرات! چنئی شہر جو عرصۂ دراز سے مدراس کے نام سے معروف رہا ہے جنوبی

www.abulhasanalinadwi.org

ہندوستان میں اس علاقہ کے مسلمانوں کی ملی ضرورتوں میں تقویت وتعاون کے لئے فکر و توجہ کا مرکز رہا ہے، اور اب بھی یہاں کے سربرآوردہ مسلمان اپنے ملی فریضہ کی ادائیگی کی فکر رکھتے ہیں اور ملت کی تقویت کا ذریعہ بنتے ہیں۔ ہمارے بورڈ کا اجلاس پہلے بھی یہاں ہو چکا ہے، اور اب پھر ہو رہا ہے، ہم سب کو اس کی پوری قدر ہے۔

یہ اجلاس بورڈ کا انیسواں اجلاس ہے، اور سہ سالہ مدت کا ہے، اس میں اگلی سہ سالہ مدت کے لئے معاملات طے کئے جائیں گے، اور انتخابی عمل بھی انجام پائے گا۔

حضرات! ہمارا آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ ہندوستانی مسلمانوں کا ایک ایسا ادارہ ہے جو اس ملک میں شریعت اسلامی کی حفاظت اور مسلمانوں میں اس کے نفاذ کے کام کی انجام دہی کے لئے ملت کی مشترکہ وحدت سے وجود میں آیا۔ اس کو مسلمانوں کے سب مسلکوں اور شریعت اسلامی کے ماننے والوں کی نمائندگی حاصل ہوئی، اس طرح پر امت اسلامیہ کا شریعت اسلامی کی حفاظت وتقویت کا یہ مشترکہ ومتحدہ پلیٹ فارم بنا۔ اس ادارہ کا لائحۂ عمل شریعت اسلامی کی حفاظت اور اس پر عمل کرنے کے حق کو برقرار رکھنا اور اس کے سلسلہ میں جدوجہد کرنے کے لئے متحدہ طریقہ سے کام کرنا ہے۔

اس کا دائرۂ کار شریعت اسلامی کے اصولی اور متفقہ معاملات پر مشتمل ہے، اصولی اور متفقہ معاملات سے ہٹ کر جن معاملات کا دائرۂ کار مسلکی یا فروعی یا علاقائی ہے، یا ان میں امت کے ایک مسلک یا گروہ کو دوسرے مسلک یا گروہ سے صورت مسئلہ میں اختلاف ہے، تو بورڈ ان کو اپنے دائرۂ کار میں نہیں لیتا، وہ ان کو ان ہی مسلکوں اور گروہوں اور جماعتوں کے دائرے کے ساتھ مخصوص سمجھتا ہے، اور چونکہ ایسے دائرہ ہائے کار کے لئے مخصوص جماعتیں اور ادارے پہلے ہی سے اپنے اپنے طرز پر کام کر رہے ہیں، لہذا بورڈ کو ان میں دخل دینے کی ضرورت بھی نہیں ہوتی، ان کے لئے بورڈ ان ہی اداروں اور جماعتوں کے کام کو کافی سمجھتا ہے۔ سیاسی معاملات بھی چونکہ اختلافی اور جماعتی گروہ بندیوں کے ہیں، لہذا بورڈ ان میں بھی دخل نہیں دیتا، اور غیر جانبدار رہتا ہے، اور ان ہی جماعتوں کی کارکردگی کو کافی سمجھتا ہے۔

اس بنیاد پر ملت کے ان ذیلی یا مسلکی سطح کے امور سے تعلق رکھنے والی جماعتوں اور اداروں میں سے اکثر کے نمائندے بورڈ میں شامل ہیں، اور وہ بورڈ کی حد تک بورڈ ہی

www.abulhasanalinadwi.org

کے اختیار کردہ دائرۂ کار کے اندر رہتے ہوئے تعاون کرتے ہیں، اور بورڈ کے دائرہ سے باہر کے معاملات میں وہ اپنے اپنے ذاتی دائرۂ کار میں یا اپنے اداروں کے تحت کام انجام دیتے ہیں، اور اس فرق کو بیان دینے میں بھی ملحوظ رکھتے ہیں، البتہ اس سلسلہ میں کبھی کبھی ایسا بھی ہوجاتا ہے کہ ان میں سے کسی کا کسی مسئلہ میں کوئی اظہار خیال جو ان کا اپنا ذاتی یا مسلکی ہوتا ہے، بورڈ میں ان کی رکنیت کی بنا پر پریس والوں کی طرف سے کبھی کبھی بورڈ کی طرف منسوب کردیا جاتا ہے، لیکن پھر بعد میں توجہ دلانے پر اس کی وضاحت ہوجاتی ہے کہ یہ بیان ان کی ذاتی رائے یا ان کی جماعت یا مسلک سے تعلق رکھتا تھا۔ بورڈ چونکہ متفقہ معاملات کا ہی دائرۂ کار رکھتا ہے، لہذا اس کو اسی کا پابند رہنا چاہئے، تاکہ اس کی طرف منسوب کسی اظہار رائے سے اختلافی صورت نہ پیدا ہو، اور اس طرح شریعت اسلامی کے جو متفقہ احکام ہیں، اور امت مسلمہ کے جو مشترکہ مسائل ہیں، ان ہی کو حل کرنے کی طرف بورڈ کی توجہ مرکوز رہے۔ الحمدللہ بورڈ اس سلسلہ میں ضروری توجہ دیتا ہے۔

حضرات! بورڈ کا یہ متحدہ پلیٹ فارم ملت اسلامیہ ہند کے لئے تقویت کا ذریعہ ہے۔ کسی بھی ملت کی طرف سے متحدہ طور پر جو آواز اٹھائی جاتی ہے، یا عمل کیا جاتا ہے، اس کی طاقت ہی دوسری ہوتی ہے۔ ہم کو اپنی یہ خصوصیت حتی الوسع قائم رکھنا چاہئے۔ اس ملک میں اپنا وزن قائم رکھنے کے لئے بھی یہ ضروری ہے، اور خاص طور پر اپنی شریعت کے تحفظ اور اپنے ملی تشخص کے بقا کے لئے اور بھی ضروری ہے۔

حضرات! شریعت کی اہمیت کو خود سمجھتے اور مانتے ہوئے ضرورت اس بات کی بھی ہے کہ ہم غیروں کو بھی اس کی اہمیت بتائیں کہ اسلامی شریعت آسمانی احکام پر مشتمل ہے، اس لئے لازمی ہے۔ اس میں عقائد اور عبادات کے ساتھ عائلی معاملات، جو پرسنل لا کے نام سے موسوم ہیں، ان کے علاوہ مالی ذمہ داریوں کے سلسلہ کی بھی ہدایات دی گئی ہیں، ان سب کو ماننا مسلمان رہنے کے لئے ضروری ہے، لہذا ان میں سے جو امور مسلمان کے لئے ضروری قرار دیئے گئے ہیں، ان کے سلسلہ میں مسلمان کسی تبدیلی یا رکاوٹ کو قبول نہیں کرسکتے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا: ﴿فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكّموك فيما شجر بينهم ، ثم لا يجدوا في أنفسهم حرجاً مما قضيت ، و يسلّموا تسليماً﴾ (سورۃ النساء: ۶۵) (ترجمہ) سو قسم ہے تیرے رب کی وہ مومن نہ ہوں گے

www.abulhasanalinadwi.org

یہاں تک کہ تجھ کو ہی منصف جانیں اس جھگڑے میں جو ان میں اٹھے، پھر نہ پاویں اپنے جی میں تنگی تیرے فیصلہ سے، اور قبول کریں خوشی سے)۔ اور فرمایا گیا: ﴿ و من لم يحكم بما أنزل الله فأولئك هم الكافرون ﴾ (سورۃ المائدہ: ۴۴) (ترجمہ) اور جو کوئی حکم نہ کرے اس کے موافق جو کہ اللہ نے اتارا، سو وہی لوگ ہیں کافر)۔ چنانچہ مسلمان اسی لئے ان میں کسی تبدیلی یا رکاوٹ کو قبول نہیں کر سکتے، یہ ان کے بنیادی مذہبی امور ہیں، اور ہندوستانی دستور میں ہر مذہب والے کو اپنے مذہبی امور پر عمل کرنے کی اجازت بھی ہے۔ ہمارا بورڈ اصلاً ان امور ہی کے تحفظ و تقویت کے لئے قائم ہوا، اور ان کے لئے جو کرنا ضروری ہے اس کو انجام دیتا ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ ضرورت پڑنے پر امت اسلامیہ کی ملی ضرورت کے بھی بعض اہم معاملات کی فکر کرتا ہے۔

حضرات! آزادئ ملک کے بعد شریعت اسلامی کے عائلی احکام کے سلسلہ میں تبدیلی و تغیر کی بات جب اٹھائی گئی تھی تو بورڈ نے اس کا مقابلہ کیا، اور اس کو اپنی کوشش میں کامیابی بھی ملی، اسی دائرہ میں اب بھی جب کوئی مسئلہ اٹھتا ہے، یا غلط رجحانات سامنے آتے ہیں تو ان کو درست کرنے اور روکنے کے سلسلہ میں بورڈ ضروری فکر و توجہ کرتا ہے۔ ان میں بعض معاملات کے سلسلہ میں عدالتی سطح پر فکر کرنا ہوتی ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ اصلاح معاشرہ کے کام کو پھیلانے اور اس کو مفید بنانے کے لئے ضروری تدابیر اختیار کرتا ہے، اور مسلمانوں کے آپسی برتاؤ کے شرعی معاملات میں جو اختلافات مقدمہ بازی کی نوبت کو پہونچ رہے ہوں تو ان کے حل کے لئے دار القضاء کا قیام، پھر مسلمانوں کی زندگی کے برتاؤ میں شریعت اسلامی کی پابندی کرنے کے سلسلہ میں خرابی آرہی ہو تو اس کو افہام و تفہیم کے ذریعہ روکنے کی کوشش، اور تحفظ شریعت اور اصلاح احوال کے سلسلہ کے دیگر ضروری کام بورڈ کے عملی دائرے میں آتے ہیں۔

بابری مسجد کا معاملہ بھی چل رہا ہے، جس کو اس کی کمیٹی دیکھتی ہے۔ گذشتہ سال قضاء و افتاء کے کام کو چیلنج کرنے کا مسئلہ عدالتی سطح پر اٹھا، جس کے سلسلہ میں بورڈ نے ضروری قدم اٹھایا ہے۔ اسی طرح ملک کی بعض عدالتوں میں کبھی کبھی بعض فیصلے شریعت اسلامی کے احکام کے خلاف ہو جاتے ہیں، اور بورڈ کی توجہ کے طالب ہوتے ہیں۔ اس طرح کے معاملات کے سلسلہ میں شریعت کے ماہرین کے ساتھ ساتھ عدالتی سطح پر وکیلوں

www.abulhasanalinadwi.org

اور قانون دانوں سے بھی مدد لی جاتی ہے، ان کاموں میں اخراجات بھی خاصے ہوتے ہیں۔ عدالتی دائرہ کے کاموں کے علاوہ دوسرے کاموں پر بھی اخراجات ہوتے ہیں، بسا اوقات مصارف کے لئے مالیاتی دشواری سے کام کی رفتار پر بھی اثر پڑتا ہے، جس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

جہاں تک اصلاح معاشرہ کا تعلق ہے تو یہ بات طے شدہ ہے کہ اس کام کو پورے ملک میں پھیلانے کی ضرورت ہے، لیکن چونکہ ملک بڑا ہے، اور مسلمانوں کی آبادی ملک کے مختلف حصوں میں پھیلی ہوئی ہے، اس وجہ سے کام کو وسیع طریقہ سے انجام دینے کے لئے بڑے عملہ اور وسیع نظام کار کی ضرورت ہے، اس کے لئے کوشش برابر کی جارہی ہے، بورڈ نے اس کے لئے مولانا ولی رحمانی سکریٹری بورڈ کی سرکردگی میں کمیٹی تشکیل دے رکھی ہے، اس کمیٹی کے تحت مختلف علاقوں کے لحاظ سے ذیلی کمیٹیاں مقرر ہیں، اور اس اعلیٰ مقصد کے لئے حسب وسعت واستطاعت کام انجام دیا جارہا ہے، دورے کئے جاتے ہیں، اور اجتماعات کئے جاتے ہیں، جن کی تفصیل اصلاح معاشرہ کمیٹی کے ذمہ دار مولانا سید محمد ولی رحمانی کی رپورٹ سے آپ کو معلوم ہوگی۔ تحریک اصلاح معاشرہ جس کے ذریعہ مسلمانوں کو اپنی معاشرت اور طرز زندگی میں اسلامی شریعت کے نفاذ کی تلقین کی جاتی ہے، اس کی جو اہمیت ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔

دار القضاء کے قیام کے سلسلہ میں بھی حسب وسعت واستطاعت کام انجام دیا جارہا ہے، متعدد نئی جگہوں پر دار القضاء قائم کئے گئے ہیں، اور اس کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ کسی نئے دار القضاء کو قائم کرنے کے لئے عمارت کی اور علمی وعملی اسٹاف کی ضرورت پڑتی ہے، اس کے بندوبست کے بعد دار القضاء کا قیام ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں جو کام ہوا ہے اس کی تفصیل اس کمیٹی کے کنوینر مولانا عتیق احمد صاحب کی رپورٹ سے آپ کے علم میں آئے گی۔

حضرات! بورڈ کی تشکیل ۱۹۷۲ء میں ہوئی تھی، اور اس وقت متبنیٰ کا مسئلہ ملک میں اٹھا تھا، اور اس کو شریعت اسلامی کے برخلاف طے کئے جانے کا رجحان سامنے آیا تھا۔ اسی کے ساتھ پورے ملک کے لئے ایک ہی پرسنل لا کو لازم کردینے کی بات کی جانے لگی تھی، اس طرح مسلمانوں کا پرسنل لا جوان کے ایمان وعقیدہ کا جزء ہے، خطرہ میں آرہا تھا، چنانچہ اس کو اس خطرہ سے بچانے کی ضرورت بروقت محسوس کرلی گئی تھی، جس کے لئے بورڈ کی

www.abulhasanalinadwi.org

تشکیل کی گئی تھی، الحمد للہ بورڈ کے ذمہ داروں کی کوشش سے اس پر روک لگ گئی تھی، لیکن اب پھر ایک عدالت میں متبنی کی بات اٹھائی گئی ہے، بورڈ اس کا بھی نوٹس لے رہا ہے، اور اس کی جو ذمہ داری ہے اس کو انجام دینے پر توجہ صرف کر رہا ہے۔

حضرات! ذرائع ابلاغ کے ذریعہ اسلامی شریعت کے سلسلہ میں وقتاً فوقتاً تبصرے آتے ہیں، اور مغربی متمدن دنیا کے ملحدانہ نظریات سے متاثر تجدد پسند طبقہ کی طرف سے جس کو مغربی اہل فکر کی رہنمائی بھی ملتی رہتی ہے، وقتاً فوقتاً شریعت اسلامی میں نقص نکالنے کی بھی کوشش کی جاتی ہے۔ مغرب کے مادی نظریہ سے مرعوب ہو کر رائے قائم کرنے والے یہ حضرات شریعت اسلامی کے انسانیت نواز نظام زندگی کا کھلے ذہن سے گہرا مطالعہ کرنے کی زحمت نہیں کرتے اور صرف عاجلانہ یا مخالفانہ ذہنیت سے اعتراض کرنے لگتے ہیں، اور بعض بعض مسلمانوں کی ذاتی سطح پر غلطی یا زیادتی کرنے کو بنیاد بنا کر اسلامی شریعت کو الزام دیدیتے ہیں، حالانکہ یہ سمجھنا چاہئے کہ شریعت اسلامی کے انطباق میں کوئی مسلمان بے جا طریقہ اختیار کرتا ہے تو وہ اس کا ذاتی عمل ہوتا ہے، اس کا الزام اسلام کو دینا کسی طرح مناسب نہیں ہے۔

اسلام انسانیت کی فلاح و بہبود کا مذہب ہے، وہ انسان کو بلند مقام دیتا ہے، اور اس کے لئے بلند اخلاق کو پسند کرتا، بلکہ ضروری سمجھتا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو دوسری مخلوقات سے برتر قرار دیا گیا ہے، اور اسی نقطۂ نظر کے مطابق انسانی برادری کے لئے شریعت اسلامی نے باعزت اصول مقرر کئے ہیں۔ خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے حجۃ الوداع کے خطبے میں جو مسلمانوں کے لئے آپ کی تا قیامت جاری رہنے والی ہدایت تھی، ایک انسان کو دوسرے انسان کے مساوی قرار دیا ہے، اور ایک انسان کی دوسرے انسان پر برتری صرف نیکی کی بنیاد پر بتائی ہے، آپ نے فرمایا: كلكم من آدم، و آدم من تراب، لا فضل لعربي على عجمي، و لا لعجمي على عربي، و لا لأبيض على أسود، و لا لأسود على أبيض إلا بالتقوى۔ (تم سب آدم کی اولاد ہو، اور آدم (علیہ السلام) مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں، نہ کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی برتری حاصل ہے اور نہ کسی عجمی کو کسی عربی پر، اور نہ کسی گورے کو کالے پر، اور نہ کسی کالے کو گورے پر، سوائے تقویٰ اور پرہیزگاری والی زندگی کے)، اور انسان کے انفرادی و سماجی طور و طریق کو

www.abulhasanalinadwi.org

پاکبازی کا حامل اور شریفانہ بنانے کا حکم دیا ہے، اسلامی شریعت اس کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

اسلام نے انسانی معاشرہ کے لئے کچھ قدروں اور اصولوں کا لحاظ کرنے کی جو تعلیم دی ہے، شریعت اسلامی کی اس تعلیم کا صحیح مطالعہ نہ کرسکنے کی وجہ سے کچھ لوگ ان میں عیب نکالنے کی کوشش کرتے ہیں، اور مغربی معاشرہ کی آزادہ روی کو ترجیح دیتے ہیں، حالانکہ وہاں کے حالات کو دیکھیں تو یہ واضح ہوجائے گا کہ مغربی ذہنیت رکھنے والا معاشرہ بہت بگاڑ تک پہونچ گیا ہے، اور اسلامی معاشرہ انسانی زندگی کی استواری اور بہتری کا حامل ہے۔

اسلام نے انسان کی بلند مقامی اس کے بلند کردار وصفات میں رکھی ہے، اور اس کے افراد کی مساویانہ حیثیت کو ایک دوسرے کے ساتھ مساویانہ برتاؤ میں رکھا ہے۔ اسی بنیاد پر ان دونوں صفات کو شریعت اسلامی کی ہدایات میں پوری طرح ملحوظ رکھا گیا ہے۔ انسان کو شریعت اسلامی نے اشرف المخلوقات قرار دیا ہے، اور ہدایت دی ہے کہ اس کا کردار اور طریقۂ زندگی اس کی اسی صفت کے مطابق ہونا چاہئے، اسی لئے شریعت اسلامی کی طرف سے انسان کو اس کے مقام کے مطابق رکھنے کے لئے اس پر کچھ پابندی رکھی گئی ہے، جو اس کے اخلاق ومقام کی بلندی کی حفاظت کے لحاظ سے شریعت نے ضروری قرار دی ہے، اس میں مرد کو اس کی خصوصیات کے لحاظ سے، اور عورت کو اس کی خصوصیات کے لحاظ سے رکھا گیا ہے۔ عورت میں جو کشش ہے اس کو غلط اثر ڈالنے اور اس کے اظہار کو نامناسب حدود میں داخل ہونے سے روکا ہے، اس کے مقابلہ میں مغربی ذہن کے اور تجدد پسند خیالات کے لوگوں کی نظر میں عورت کی زنانہ کشش کو بے محابا اور آزاد چھوڑ دینا مناسب قرار دیا گیا، حتی کہ عورت کا اپنے سر کو ڈھانپنا بھی ان کو برداشت نہیں ہوتا، وہ اس کی زنانہ کشش کو رفاہ عام کی چیز بنانا چاہتے ہیں، اور وہ جب کسی مرد کے ساتھ رشتۂ ازدواج میں منسلک ہوجائے تو اس کے بعد بھی اس کے لئے اس وابستگی کے اصولوں اور قدروں کی پابندی کرنا ضروری نہیں سمجھتے، بلکہ اس پابندی میں عیب نکالنے کی کوشش کرتے ہیں، ان کے اسی طرز کی بناء پر ان کا مغربی ذہنیت رکھنے والا معاشرہ بہت بگاڑ تک پہونچ گیا۔

مغربی دنیا کے معاشرہ کی ابتری کے سلسلہ میں حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک نوٹ جو بورڈ کے ایک اجتماع میں ان کے صدارتی خطبہ میں آیا ہے، یہاں پر پیش کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے، وہ لکھتے ہیں:

''سب جانتے ہیں کہ یورپ میں کیا ہوتا ہے؟ خود وہاں کی رپورٹوں سے ثابت

www.abulhasanalinadwi.org

ہوتا ہے کہ وہاں کا معاشرہ انتشار و زوال کے آخری مرحلہ پر پہونچ گیا ہے، عائلی زندگی کی ابتری اور معاشرتی ربط و تعلق کی کمزوری، بے وقعتی اور مذہب و اخلاق سے اس کی آزادی اور آخری درجہ کی جنسی بے راہ روی نے پورے پورے ملک نہیں، بلکہ مغربی تہذیب کو اس انجام کے قریب لا کر کھڑا کر دیا ہے جو قدیم یونانی، رومی، ساسانی تہذیبوں کو پیش آیا، اور تاریخ میں صرف ان کا نام رہ گیا۔ اس انجام سے اس کو اس کی مادی اور صنعتی، علمی و تحقیقی ترقیاں جو نقطۂ عروج پر پہونچ گئی ہیں، اور جن کی اسلحہ اور سیاسی طاقت اور دنیا کے اقوام و ملل پر حاکمانہ و سرپرستانہ اور ناصحانہ و محتسبانہ اثر و نفوذ بھی روک نہیں سکتا کہ جس گھر کا شیرازہ اندر سے درہم برہم ہو چکا ہو اس کو نہ کوئی جنگی طاقت بچا سکتی ہے نہ باہر کی مدد۔ بقول اقبال ؎

خود بخود گرنے کو ہے پکے ہوئے پھل کی طرح
دیکھئے گرتا ہے آخر کس کی جھولی میں فرنگ

وہاں ساری عمر ناجائز طریقہ پر جنسی تعلق قائم رکھنا جائز ہے، کوئی اس کو نہیں ٹوکتا، لیکن طلاق دینا معیوب ہے، اور اس میں ہزاروں دقتیں ہیں، یہ کہاں کا انصاف ہے؟ مغرب میں عائلی زندگی اور معاشرت کا جو بحران (Crisis) پایا جاتا ہے، اور اس کا اعصاب و اخلاق پر جو اثر ہے، اس کے لئے مغرب کے ایک دانشور کا صرف ایک اقتباس پیش کیا جاتا ہے:

''شہری خانہ بدوشوں کی ایک نسل ہے جو خاندان کے مرکز سے بہت دور جا چکی ہے، اور جو اپنے کام میں روحانی سکون کی متلاشی ہے، جس کے ذریعہ اسے حرارت و تقویت حاصل ہوتی ہے، لیکن کام کا نگراں اگر احمق ثابت ہوا، یا مشاہرہ ناکافی ہوا، یا ملازمت غیر محفوظ اور غیر منفعت بخش ہوئی تو اسے قلبی طور پر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ کسی فریب میں مبتلا تھا، اس کے دل کو ایک گہری چوٹ لگتی ہے، یا شاید اس چوٹ سے اسے انکشاف ہوتا ہے کہ اس کے اندر تو پہلے ہی سے خلا موجود تھا، اور پھر اس انکشاف کے بعد وہ پستول کا سہارا لیتا ہے، یا پھانسی کے پھندے کا، یا پھر نشہ آور گولیوں کا، اور صرف یہ نوٹ چھوڑ جاتا ہے کہ ''خاک شدم''۔'' (۱)

(1) (Lance Morrow: THE BURNOUT OF ALMOST EVERYTHING IN THE TIME MAGAZINE, Washington, Dated September 27,1981)

www.abulhasanalinadwi.org

یہ لوگ انسان کو اس کی معاشرتی زندگی میں کسی ایسی ہدایت کو جوان کی آزادی پر کسی طرح کی پابندی لگائے، قبول نہیں کرتے، اور اس سلسلہ میں حیاء و شرافت اور پاکیزگی کی انسانی قدروں تک کو حائل ہونے دینا نہیں چاہتے۔ حالانکہ عورت کے معاملہ میں اسلام نے جو ہدایات دی ہیں، اور ہمدردی اور حفاظت کے جو اصول طے کئے ہیں، وہ اگر غیر جانبداری کے ساتھ دیکھا جائے تو دوسرے دستوروں میں دیئے گئے اصولوں سے بھی بہت بہتر ہیں، ان اصولوں میں خاندانی زندگی کو خوش گوار اور پُر اطمینان بنانے کے لئے عورت و مرد کے لئے علیٰحدہ علیٰحدہ ذمہ داریاں رکھ کر جن میں دونوں کی خصوصیات اور صلاحیتوں کا لحاظ کیا گیا ہے، دونوں کو ایک دوسرے کی ضرورت بنا دیا گیا ہے، اور اس طرح دونوں کے درمیان تعلق و محبت بڑھانے کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے، نیز اس میں عورت کی عصمت و عزت کی حفاظت اور حیا سوز طریقوں سے بچانے کے اسباب مہیا کر دیئے گئے ہیں، تعجب ہوتا ہے کہ ان حفاظتی طریقوں کو تجدد پسند لوگ انسان کے حق کی آزادی کے منافی سمجھتے ہیں۔

اسلام کی تعلیم کے امتیاز کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ اس کے صحیفۂ آسمانی میں طبقۂ اناث کو ازدواجی زندگی کے تعلق سے مردوں کے لئے ذریعۂ سکون اور باعث مودت و رحمت قرار دیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿و من آياته أن خلق لكم من أنفسكم أزواجاً لتسكنوا إليها، و جعل بينكم مودة و رحمة، إن في ذلك لآيات لقوم يتفكرون﴾ (سورۃ الروم: ۲۱) ترجمہ: اور اس کے نشانات اور تصرفات میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہارے ہی جنس کی عورتیں پیدا کیں تا کہ ان کی طرف مائل ہو کر آرام حاصل کرو، اور تم میں مودت و مہربانی پیدا کر دی، جو لوگ غور کرتے ہیں، ان کے لئے ان باتوں میں بہت سی نشانیاں ہیں)۔ اور اسلام کی تعلیمات میں مرد و عورت کے درمیان ازدواجی تعلق ہونے پر مرد کو عورت کے لئے ہمدردی و محبت کا بڑا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

﴿عن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه و سلم : خيركم خيركم لأهله ، و أنا خيركم لأهلي﴾ (ابن ماجه ، باب حسن معاشرة النساء) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے بہتر ہو، اور میں اپنے گھر والوں کے لئے تم میں سب سے بہتر ہوں۔

سیرت اور اسوۂ نبوی میں اس کی مثال بھی ملتی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی کو اپنے اہل خانہ کے ساتھ رسول اللہ (ﷺ) سے بڑھ کر شفیق و رحیم نہیں دیکھا۔ (مسند امام احمد و صحیح مسلم)

عمرو بن الاحوص جشمی روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ (ﷺ) سے حجۃ الوداع کے موقع پر سنا کہ آپ نے خطبہ میں حمد و ثنا اور تذکیر و نصیحت کے بعد فرمایا کہ عورتوں کے ساتھ اچھا معاملہ رکھو، اس لئے کہ وہ تمہاری زندگی میں تمہاری معاون اور رفیقۂ حیات ہیں، ان کا حق ہے کہ تم ان کو اچھا کھلاؤ اور اچھا پہناؤ۔ (ترمذی شریف، حدیث حسن صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ اہل ایمان میں سب سے زیادہ کامل الایمان وہ ہے جو سب سے زیادہ خوش خلق ہو اور تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے لئے سب سے بہتر ہوں۔

ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ دنیا ایک گذارہ کی چیز ہے، اور اس کی سب سے بڑی دولت نیک بیوی ہے۔ (صحیح مسلم)

اسلامی شریعت کی خوبی کا اعتراف غیر مسلم حضرات نے بھی کیا ہے، مسز اینی بسنٹ (Mrs. Annie Besant) ہندوستان میں ایک تربیتی اصلاحی تحریک کی قائد اور جنوبی ہند کے ایک ثقافتی ادارہ (تھیاسوفیکل سوسائٹی) کی صدر رہی ہیں، انہوں نے ہندوستان کی تحریک آزادی میں بھی حصہ لیا تھا، وہ اپنی کتاب "ہندوستان کے عظیم مذاہب" میں اسلامی معاشرہ کی خوبی بتاتے ہوئے لکھتی ہیں:

"قرآن مجید کی آیت ہے: ﴿و من يعمل من الصالحات من ذكر و أنثى ، و هو مؤمن فأولئك يدخلون الجنة ، و لا يظلمون نقيراً﴾ (سورہ

www.abulhasanalinadwi.org

نساء: ۱۲۴) اور جو کوئی نیکیوں پر عمل کرے گا خواہ مرد ہو یا عورت اور وہ صاحب ایمان ہو تو ایسے سب لوگ جنت میں داخل ہوں گے، اور ان پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا۔

''پیغمبر محمد (ﷺ) کی تعلیمات عام اخلاقی ہدایت میں محدود نہیں، بلکہ عورتوں کی وراثت کے لئے پورا قانون قرآن میں موجود ہے، اور وہ قانون اپنے عدل و انصاف اور آزادی کی وسعت اور کارفرمائی میں اس مسیحی اور انگریزی قانون سے کہیں زیادہ فائق ہے جس پر اب سے بیس سال پہلے تک برطانیہ میں عمل ہوتا رہا ہے، اسلام نے عورت کے لئے جو قانون بنایا ہے، وہ ایک مثالی قانون کا درجہ رکھتا ہے، اس نے عورتوں کے حقوق کی حفاظت اور امکانی حد تک ان کی مدد کا ذمہ لیا ہے، اور ان کے کسی ایسے حصہ پر جو وہ اپنے اعزہ، بھائیوں اور شوہروں سے پائیں، دست درازی کا سد باب کر دیا ہے۔'' (۱)

ایک دوسری جگہ لکھتی ہیں:

''یک زوجگی اور تعدد ازدواج کے الفاظ نے لوگوں کو مسحور کر دیا ہے، اور وہ مغرب میں عورت کی اس ذلت پر نظر ڈالنا نہیں چاہتے جسے اس کے اولین محافظ سڑکوں پر صرف اس لئے پھینک دیتے ہیں کہ اس سے ان کا دل بھر جاتا ہے، اور پھر ان کی کوئی مدد نہیں کرتا۔'' (۲)

اسلام انسانی زندگی کو ایک غیرت مند اور پاکیزہ فطرت کا حسین مرقع بنانا چاہتا ہے، اس سلسلہ میں اس کی طرف سے جو ہدایات ہیں، اسلامی معاشرہ کے افراد پر ان کی پابندی کرنا ضروری ہے، اور اس ملک میں اس کی پوری گنجائش بھی ہے۔

بہر حال ہم کو اپنی اسلامی شریعت کے تحفظ کے لئے کوشش کا پورا حق ہے، اور ہندوستانی دستور ملک کے ہر فرقہ وطبقہ کو اپنے فرقہ وطبقہ کے ضوابط پر عمل کرنے کی اجازت دیتا ہے، لہذا جب بھی ہماری شریعت میں کسی ترمیم یا تغیر کی آواز اٹھائی جاتی ہے، تو ہم اس کا دستوری اور جمہوری طریقوں سے تدارک کرتے ہیں، آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کا یہی مقصد اور کام ہے، جس کی طرف اس کو توجہ دینا ہوتی ہے۔

اسی کے ساتھ تمام مسلمانوں کو بھی جو شریعت اسلامی کو اپنے پروردگار کے

---

(۱) مسز اینی بسنٹ ۔ ہندوستان کے عظیم مذاہب (Mrs. Annie Besant)

(۲) Annie Besant: The Life of Muhammad, Madrass, 1932, . 3

www.abulhasanalinadwi.org

احکامات مانتے ہوئے اس پر ایمان رکھتے ہیں، ہم اس بات کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کا کردار بھی عملی طور پر شریعت کے اصولوں کے مطابق ہونا چاہئے، یہ ان کے ایمان کا تقاضہ ہے، اور اس سے ایک طرف تو یہ ثابت ہوگا کہ ہم اپنی شریعت کے احکام کو لازمی اور ضروری سمجھتے ہیں، اور دوسری طرف ان احکام سے ہمارے معاشرہ میں جو درستگی اور خوبی پیدا ہوگی وہ ہماری امت کے افراد کا اچھا عملی نمونہ ہوگا جو ہمارے دین کی خوبی کو واضح کرے گا۔

اسی کے ساتھ ساتھ اسلامی شریعت کی خوبی سے جو لوگ ناواقف ہیں، ان کو اسلامی شریعت کی خوبی سے آگاہ کرنے کا بھی ہمارے یہاں کوئی نظم ہونا چاہئے، ایسا کرنے سے ہماری دشواریوں میں کمی آئے گی اور ہم کو اچھے تائید کرنے والے حاصل ہوں گے۔

حضرات! ہمارا آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ بڑی ضرورت کے موقع پر تشکیل پایا تھا، اور اس کے تشکیل دینے اور اس کو مضبوط بنانے والے ہماری ملت کی عظیم شخصیتوں کے مالک تھے۔ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی، امیر شریعت حضرت مولانا سید منت اللہ رحمانی، مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی اور قاضی شریعت مولانا مجاہد الاسلام قاسمی نے اپنی اپنی عالمانہ اور مدبرانہ رہنمائیوں سے بورڈ کو ایسی حیثیت عطا کردی کہ یہ پوری ملت اسلامیہ کا مشترکہ نمائندہ ادارہ بن گیا ہے، اس کے کارگذاروں اور اس کے منتسبین کے درمیان تعاون اور اخوت کا ایک مضبوط رشتہ قائم ہوا، جس سے اس بورڈ کو بڑی طاقت حاصل ہے، بورڈ کے جنرل سکریٹری مولانا سید نظام الدین صاحب امیر شریعت بہار واڑیسہ وجھارکھنڈ سے بھی بورڈ کو بڑی تقویت حاصل ہے۔ نیز نائب صدور اور سکریٹری صاحبان سے بھی تعاون ملتا ہے۔

اسی طرح بورڈ میں جو ارکان ہیں وہ ملت اسلامیہ کے مختلف مسلکوں اور گروہوں کے منتخب حضرات ہیں، وہ ملت کے مشترکہ مسائل میں شریعت اسلامی کی حکیمانہ ہدایات کے مطابق عزم وحوصلہ مندی کے ساتھ فیصلے کرتے ہیں، اور فیصلوں کو بروئے کار لاتے ہیں، اور ان میں ملت کے خیر خواہ حضرات کا اعتماد حاصل رہتا ہے۔

البتہ بورڈ کے ارکان کا دائرہ ایک متعین حد رکھتا ہے، ملت کے سب دانشوروں کو اس میں نہیں لیا جاسکتا، ان میں انتخاب کرکے ہی بطور نمائندہ لوگ لئے جاتے ہیں، ان میں سے

www.abulhasanalinadwi.org

ایک تعداد بورڈ کے قیام کے وقت ہی مختلف طبقات اور مسلکوں سے لی گئی تھی، پھر بعد میں اضافہ ہوا، اس کے باوجود بھی ملت کے تمام بہی خواہوں اور دانشوروں کو نہیں لیا جا سکتا تھا۔ البتہ جگہیں خالی ہونے پر مناسب حضرات سے خانہ پری کی جاتی ہے، اور ان کے انتخاب میں ملت کے مختلف مسالک اور طبقات کی نمائندگی کا حتی الوسع لحاظ رکھا جاتا ہے، اور ہر تیسرے سال بصورت انتخاب تجدید یا تغیر کا عمل انجام دیا جاتا ہے۔

حضرات! ابھی چند دنوں پہلے بورڈ سے باہر کے کچھ افراد نے بعض محدود نوعیت کے ادارے بورڈ کا لفظ نام میں شامل کرتے ہوئے قائم کئے، ان کا مقصد جو بھی ہو، ہمارا بورڈ الحمد للہ اپنے منتخب کردہ ارکان اور مختلف جماعتوں اور مسلکوں کے نمائندگان کے ساتھ اپنی مشترکہ و متحدہ حیثیت سے قائم ہے، اس کا ملت میں جو مقام بنا تھا وہ الحمد للہ حسب سابق قائم ہے، اور اس کو سب کا تعاون حاصل ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعاء کرتے ہیں کہ شریعت اسلامی کی خدمت کے لئے ہمارا یہ اتحاد اپنے فرائض پورے اخلاص کے ساتھ انجام دیتا رہے، اور اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے، اور ہم سب کو امت مسلمہ کی بنیادی خصوصیت یعنی شریعت اسلامی کی پیروی کے سلسلہ میں ہم پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے، پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

۰۱/۱۲/۱۴۲۷ھ — محمد رابع حسنی ندوی

۲۳/۱۲/۲۰۰۶ء — صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

www.abulhasanalinadwi.org

www.abulhasanalinadwi.org